REGD. No: L-5254

جلد ۵۰/۱۵ | ۲۸ تبوک ۱۳۴۰ ہش | ۲۸ ستمبر ۱۹۶۱ء | نمبر ۲۲۴

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

نخلہ ۲۶ ستمبر بوقت ۱۱ بجے دن

کل دن بھر حضور کو نقرس کی تکلیف اور ضعف کی بہت شکایت رہی۔ رات نیند نسبتاً بہتر آگئی۔ اس وقت طبیعت کچھ بہتر ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ درد اور التزام کے ساتھ دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو شفائے کامل و عاجل اور کام والی لمبی زندگی عطا کرے۔ آمین اللھم آمین

ڈیورنڈ لائن کے متعلق نہرو کے بیان پر پاکستان کا سخت احتجاج

"بھارتی وزیر اعظم نے ایک غیر دوستانہ کارروائی کی ہے" (دفتر خارجہ کے ترجمان کا بیان)

کراچی ۲۷ ستمبر۔ ڈیورنڈ لائن کے متعلق بھارتی وزیر اعظم کے حالیہ بیان کے خلاف پاکستان نے بھارت سے سخت احتجاج کیا ہے۔ یہ احتجاج بھارت میں پاکستان کے ہائی کمشنر کی وساطت سے کیا گیا ہے۔ اس سلسلہ میں کل پاکستان میں بھارت کے ہائی کمشنر کو بھی دفتر خارجہ میں طلب کیا گیا تھا۔ یاد رہے کہ بھارتی وزیر اعظم پنڈت نہرو نے ۲۰ ستمبر کو ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا تھا "مجھے یہ علم نہیں کہ ڈیورنڈ لائن سے متعلق اب بھارت کا موقف کیا ہے یا اسے کیا ہونا چاہیئے۔ کیونکہ بہت سی باتیں پیدا ہو گئی ہیں اور اب یہ ایک پیچیدہ معاملہ بن گیا ہے۔"

پنڈت نہرو کے اس بیان کی طرف جب دفتر خارجہ کے ایک ترجمان کی توجہ مبذول کرائی گئی تو انہوں نے اخباری نمائندوں سے کہا کہ پاکستان کے وزیر خارجہ ۱۸ ستمبر کو راولپنڈی میں پہلے ہی کہہ چکے ہیں کہ بھارتی وزیر اعظم کا یہ بیان انتہائی افسوسناک ہے اور یہ کہ پنڈت نہرو کے بیان کا صریحی مقصد یہ ہے کہ پاکستان کو جتنا نقصان پہنچایا جا سکے پہنچایا جائے۔

ترجمان نے اس امر کی جانب اشارہ کیا کہ حکومت ہند اگرچہ بارہا یہ اعلان کر چکی ہے کہ ڈیورنڈ لائن کی حیثیت ایک ایسی سرحد کی ہے جو بین الاقوامی طور پر تسلیم کی جا چکی ہے۔ پنڈت نہرو نے صرف افغانستان کو خوش کرنے اور ہمارے لئے مشکلات پیدا کرنے کے لئے شک کا اظہار کیا ہے لیکن انہوں نے غیر شعوری طور پر خود اپنے لئے مشکلات پیدا کر لی ہیں۔

پنڈت نہرو کے گزشتہ چند ہفتوں کے بیانات کا تذکرہ کرتے ہوئے جس میں انہوں نے اپنی حکومت کی پالیسی کی وضاحت کی تھی۔ ترجمان نے کہا ان بیانات کو سمجھنے کی بہترین صورت یہ ہے کہ ان کا مطالعہ پنڈت نہرو کے چند اور حالیہ بیانات کی روشنی میں کیا جائے۔ مثال کے طور پر انہوں نے اسی سال ۲۰ جولائی کو ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے یہ موقف اختیار کیا تھا کہ بھارت کو ابھی کافی طویل مدت تک پاکستان کو اپنا دشمن سمجھنا چاہیئے۔ پنڈت نہرو کی اس رائے کے پیش نظر پاکستان سے متعلق ان کے تمام بیانات واضح ہو جاتے ہیں۔

ترجمان نے کہا کہ پنڈت نہرو نے اپنے حالیہ بیان میں نئی باتوں کا ذکر کر کے اس موقف کی دیدہ دانستہ خلاف ورزی کی ہے۔ جسے حکومت ہند باقاعدہ طور پر تسلیم کر چکی ہے۔ ترجمان نے کہا کہ یہ بیان ایک غیر دوستانہ اقدام اور پاکستان کے داخلی معاملات میں مداخلت کے مترادف ہے۔ بہر صورت یہ رویہ پنڈت نہرو کی غیر جانبداری کے عین مطابق ہے۔ جس کا وہ بار بار اعلان کرتے ہیں۔ ترجمان نے کہا کہ ہمیں یہ دیکھ کر مسرت ہوئی ہے کہ دوسرے دوست ملکوں نے بلغراد کی حالیہ کانفرنس میں نام نہاد پختونستان پر بحث کرنے سے گریز کیا۔ حالانکہ افغانستان نے اسے اٹھانے کی بڑی کوشش کی تھی۔

ہیمر شولڈ کے طیارے کے حادثے کی تحقیقات میں کئی ہفتے کی تاخیر کا اندیشہ

تحقیقاتی بورڈ جلد بازی سے کام نہیں لینا چاہتا

ندولا (شمالی روڈیشیا) ۲۷ ستمبر۔ یہاں کل یہ اعلان کیا گیا ہے کہ مسٹر ہیمر شولڈ اور پندرہ دوسرے افراد کے طیارے کے حادثے کی کھلی تحقیقات غالباً چند ہفتے تک نہ ہو سکے گی۔ روڈیشیا کی وفاق کے محکمہ شہری ہوا بازی کے ڈائریکٹر کرنل ایم سی ایچ بار بر نے ایک پریس کانفرنس میں کہا ہے کہ تحقیقات مکمل کرنے میں جلد بازی سے کام نہیں لیا جا سکتا۔ ممکن ہے ہمیں متعدد مقامات پر گواہیاں لینا پڑیں۔ جس میں لیوپولڈول بھی شامل ہے۔ انہوں نے کہا کہ ضرورت ہوئی تو تحقیقاتی بورڈ جو ۱۶۲ ارکان پر مشتمل ہے اپنے کام میں امداد کے لئے دنیا کے ہر حصہ سے ماہرین کو بلائے گا۔ کرنل باربر نے کہا کہ اس بورڈ کے ارکان کی تعداد معمول سے زیادہ ہے۔ کیونکہ اس کے سپرد جو کام کیا گیا ہے وہ بہت اہم ہے۔

مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس کی صحت

لاہور ۲۷ ستمبر (بذریعہ فون) مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس کی عام طبیعت اب بفضلہ تعالیٰ بہتر ہے۔ البتہ کبھی کبھی درد کا دورہ ہو جاتا ہے۔ اور کمزوری بھی ہے۔

احباب جماعت صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔

نواب عبد اللہ خان صاحب کا حق ہے کہ جماعت انکی بلندی درجات کیلئے خصوصیت سے دعائیں کرے

— حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا تازہ ارشاد —

مکرم پرائیویٹ سکرٹری صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ

"نواب عبد اللہ خان صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے داماد تھے انکا حق ہے کہ جماعت انکی بلندی درجات کے لئے خاص طور پر دعائیں کرے۔"

اس لئے احباب جماعت سے درخواست ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی تعمیل میں خاص التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت نواب صاحب مرحوم کو اپنے فضل سے جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ ہر آن آپ کے درجات بلند ہوتے رہیں اور اللہ تعالیٰ آپکی اولاد اور دیگر پسماندگان کا دین و دنیا میں حافظ و ناصر ہو۔ آمین اللھم آمین

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کی

— روزنامہ الفضل ربوہ —
مورخہ ۲۸ ستمبر ۱۹۶۱ء

اپنے دعوے کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصریحات

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذیل میں "حقیقت الوحی" سے دو اقتباس درج کئے جاتے ہیں:۔

"آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنے والا اس درجہ کو پہونچا کہ ایک پہلو سے وہ امتی ہے اور ایک پہلو سے نبی کیونکہ اللہ جلّ شانہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو صاحب خاتم بنایا یعنی آپ کو افاضہ کمال کے لئے مہر دی۔ جو کسی اور نبی کو ہرگز نہیں دی گئی۔ اسی وجہ سے آپ کا نام خاتم النبیین ٹھہرا یعنی آپ کی پیروی کمالات نبوت بخشتی ہے اور آپ کی توجہ روحانی نبی تراش ہے اور یہ قوت قدسیہ کسی اور نبی کو نہیں ملی۔ یہی معنی اس حدیث کے ہیں کہ علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل یعنی میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے نبیوں کی طرح ہوں گے اور بنی اسرائیل میں اگرچہ بہت نبی آئے مگر ان کی نبوت موسےٰ کی پیروی کا نتیجہ نہ تھا بلکہ وہ نبوتیں براہ راست خدا کی ایک موہبت تھیں۔ حضرت موسےٰ کی پیروی کا اس میں ایک ذرہ کچھ دخل نہ تھا۔ اسی وجہ سے میری طرح ان کا یہ نام نہ ہوا کہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے امتی۔ بلکہ وہ انبیاء مستقل نبی کہلائے اور براہ راست ان کو منصب نبوت ملا۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۹۶، ۹۷)

"نادان مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ سے بےنصیب ہے اور خود حدیثیں پڑھتے ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی امت میں بنی اسرائیل کے نبیوں کے مشابہ لوگ پیدا ہوں گے۔ اور ایک ایسا ہوگا کہ ایک پہلو سے نبی ہوگا اور ایک پہلو سے امتی۔ وہی مسیح موعود کہلائے گا۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۱)

ان دو اقتباسات کا ماحصل یہ ہے کہ
(۱) سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے امتی ہیں۔
(۲) آپ کو یہ درجہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کی وجہ سے حاصل ہوا ہے۔
(۳) سیدنا حضرت خاتم النبیین کے سوا یہ قوت قدسیہ کسی نبی کو نہیں ملی۔

بعض لوگ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف سے کتر بیونت کرکے حوالہ جوڑ جاڑ کر یہ ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ امتی نبی نہیں ہو سکتا۔ اور نہ نبی امتی ہو سکتا ہے۔ اور یہ کہ جو قوت قدسیہ سیدنا حضرت خاتم النبیین کو حاصل تھی وہی قوت دوسرے نبیوں کو بھی حاصل تھی۔

اصل بات یہ ہے کہ یہ لوگ نبوت تامہ جس کا دعوےٰ نہیں اور نبوت مطلقہ کو جس کا سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دعویٰ ہے خلط ملط کر دیتے ہیں۔ چنانچہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں:۔

(۱) "یہ سب جھگڑا جو نبوت کے متعلق پیدا ہوا ہے وہ صرف نبوت کی دو مختلف تعریفوں کے باعث ہمارا مخالف گروہ نبی کی اور تعریف کرتا ہے اور ہم اور تعریف کرتے ہیں۔ ہمارے نزدیک نبی کی تعریف یہ ہے کہ (۱) وہ کثرت سے امور غیبیہ پر اطلاع پائے (۲) وہ غیب کی خبریں انذار و تبشیر کا پہلو اپنے اندر رکھتی ہوں (۳) خدا تعالےٰ اس شخص کا نام نبی رکھے۔ جن لوگوں میں یہ تینوں باتیں پائی جائیں۔ وہ ہمارے نزدیک نبی ہوں گے۔" (حقیقۃ النبوۃ صفحہ ۱۳۶)

(۲) "بعض لوگ ان تین شرائط کے پائے جانے کا نام نبوت نہیں رکھتے اور ان کے علاوہ اور شرائط مقرر کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ نبی کے لئے یا تو شریعت جدیدہ لانا ضروری ہے یا بلا واسطہ نبوت پانا۔ اور اگر ان دونوں شرائط کے علاوہ کوئی اور شرط بھی لگاتے ہوں تو اس کا مجھے علم نہیں۔ اور چونکہ یہ شرائط حضرت مسیح موعودؑ میں نہیں پائی جاتیں۔ اس لئے ان کے نزدیک حضرت مسیح موعودؑ نبی نہیں بلکہ صرف محدث ہیں اور ہم بھی کہتے ہیں کہ اگر نبوت کی تعریف یہی ہے تو بےشک حضرت مسیح موعودؑ نبی نہ تھے۔ اور جن کے نزدیک یہ تعریف درست ہے اگر وہ مسیح موعود کو نبی کہیں تو یہ ایک خطرناک گناہ ہے۔ کیونکہ شریعت جدیدہ کا آنا قرآن کریم کے بعد ممتنع ہے اور بلا واسطہ نبوت کا دروازہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد مسدود ہے۔" (حقیقۃ النبوۃ حصہ اول صفحہ ۱۳۷ و ۱۳۸)

پھر یہ لوگ اسی طرح مختلف حوالے جوڑ جاڑ کر یہ ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے محدثیت کا دعوےٰ کیا تھا نہ کہ نبوت کا ذیل میں ہم ایک غلطی کے ازالہ کی عبارت درج کرتے ہیں:۔

"اگر خدا تعالےٰ سے غیب کی خبریں پانے والا نبی کا نام نہیں رکھتا۔ تو پھر بتلاؤ کس نام سے اس کو پکارا جائے۔ اگر کہو اس کا نام محدث رکھنا چاہیئے۔ تو میں کہتا ہوں تحدیث کے معنے کسی لغت کی کتاب میں اظہار غیب نہیں ہے مگر نبوت کے معنی اظہار امر غیب ہے۔ اور نبی ایک لفظ ہے جو عربی اور عبرانی میں مشترک ہے یعنی عبرانی میں اس لفظ کو نابی کہتے ہیں اور یہ لفظ نابا سے مشتق ہے۔ جس کے یہ معنی ہیں خدا سے خبر پاکر پیشگوئی کرنا اور نبی کے لئے شارع ہونا شرط نہیں ہے۔ یہ صرف موہبت ہے جس کے ذریعہ سے امور غیبیہ کھلتے ہیں۔ پس میں جب کہ اس مدت تک ڈیڑھ سو پیشگوئی کے قریب خدا کی طرف سے پاکر بچشم خود دیکھ چکا ہوں کہ صاف طور پر پوری ہو گئیں۔ تو میں اپنی نسبت نبی یا رسول کے نام سے کیونکر انکار کر سکتا ہوں۔ اور جب کہ خود خدا تعالےٰ نے یہ نام میرے رکھے ہیں۔ تو میں کیونکر رد کروں یا اس کے سوا کسی دوسرے سے ڈروں۔ مجھے اس خدا کی قسم ہے جس نے مجھے بھیجا ہے اور جس پر افترا کرنا لعنتیوں کا کام ہے کہ اس نے مسیح موعود بنا کر مجھے بھیجا ہے اور میں جیسا کہ قرآن شریف کی آیات پر ایمان رکھتا ہوں۔ ایسا ہی بغیر فرق ایک ذرہ کے خدا کی اس کھلی کھلی وحی پر ایمان لاتا ہوں۔ جو مجھے ہوئی جس کی سچائی اس کے متواتر نشانوں سے مجھ پر کھل گئی ہے۔ اور میں بیت اللہ میں کھڑے ہو کر یہ قسم کھا سکتا ہوں۔ کہ وہ پاک وحی جو میرے پر نازل ہوتی ہے۔ وہ اسی خدا کا کلام ہے جس نے حضرت موسےٰؑ اور حضرت عیسےٰؑ اور حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر اپنا کلام نازل کیا تھا۔ میرے لئے زمین نے بھی گواہی دی۔ اور آسمان نے بھی اس طرح پر میرے لئے آسمان بھی بولا اور زمین بھی کہ میں خلیفۃ اللہ ہوں مگر پیشگوئیوں کے مطابق ضرور تھا کہ انکار بھی کیا جاتا۔"

(باقی دیکھیں صفحہ ۲ پر)

تجھے آتی ہے دمسازی تجھے آتی ہے دلداری

تجھے آتی ہے دمسازی تجھے آتی ہے دلداری
جہاں میں تو نے زندہ کی ہے پھر رسمِ فداکاری

سکھایا ہے گلستانوں کو پھر نشوونما تو نے
عطا پھر تو نے کی شاخِ ثمرور کو نگوں ساری

رگوں کو بخش دی ہے زندگانی کی تڑپ تو نے
دلوں میں کر دیا ہے چشمۂ آبِ بقا جاری

جبینوں کو سجایا ہے عبودیت کے سجدوں سے
زمیں کے ہر کنارے پر ہے مسجد کی فضا طاری

کرن جب راکھ پر پڑتی ہے خورشیدِ محمدؐ کی
بھڑک اٹھتی ہے شعلے کی طرح ننھی سی چنگاری

نسیم

سیرۃ نبوی کی اہمیت ــــ اور ــــ موجودہ زمانہ کے تقاضے

(شیخ خورشید احمد)

عقیدت رسول کے ایمان افروز مظاہرے

اس دفعہ میلاد النبیؐ کی تقریب پاکستان کے مسلمانوں نے بڑے اہتمام سے منائی اور اپنے اپنے رنگ میں وسیع پیمانے پر رسول عربی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنی والہانہ عقیدت و محبت کا اظہار کیا۔ اس موقعہ پر جلوس نکالے گئے۔ چراغاں کیا گیا۔ جلسے منعقد ہوئے اور اخبارات نے اپنے خاص نمبر نکالے جن میں رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے مناقب و محاسن کا تذکرہ کیا گیا اور آپکی حیات طیبہ کے مختلف پہلوؤں کو پیش کر کے آپ کے درجات عالیہ کو واضح کرنے کی کوشش کی گئی۔

ملک وملت کیلئے نیک فال

ملک کے طول وعرض میں رسول پاکؐ کی سیرۃ طیبہ کا یہ تذکرہ ملک وملت کے لئے ایک نہایت نیک اور مبارک فال ہے! اس وقت ہم مذہبی اور اخلاقی اعتبار سے پستی اور بے راہروی کے جس خطرناک دور میں سے گذر رہے ہیں اس میں صراط مستقیم پر قائم رہنے کے لئے جو امر صد درجہ مؤثر اور مفید ہو سکتا ہے وہ یہی سیرۃ النبیؐ صلے اللہ علیہ وسلم کے تذکرے ہیں جن کے نتیجہ میں انسان پر ایک وجدانی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔ اور جو ہمارے اندر روحانیت تعلق باللہ اور اصلاح اعمال کی ایک غیر معمولی بصیرت اور قوت پیدا کر سکتے ہیں یہی وجہ ہے کہ خود اللہ تعالےٰ نے اپنے پاک کلام میں آپ کے نمونہ کو "اسوۂ حسنہ" قرار دیا اور آپ کے اخلاق عالیہ کے متعلق فرمایا:-

انک لعلیٰ خلق عظیم

یعنی اے رسول! تو اخلاق فاضلہ کے انتہائی بلند مقام پر فائز ہے۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرۃ طیبہ کے تذکروں کو عام کیا جائے اور انہیں صرف ایک خاص تقریب تک محدود نہ رکھا جائے بلکہ دیگر ایام میں بھی ان کا بکثرت چرچا ہے۔

وقت کا ایک اہم تقاضا

لیکن سیرت نبویؐ کی محفلوں اور مضامین کے سلسلے میں ایک امر ایسا ہے جسے خاص طور پر ملحوظ رکھنے کی ضرورت ہے ــــ اور اس ضرورت کو اس دفعہ میلاد النبیؐ کی تقریب کو دیکھتے ہوئے بہ شدت محسوس کیا گیا ہے۔ وہ یہ ہے کہ

"حضور کے محاسن ومناقب کا پاکیزہ تذکرہ ایسے رنگ میں پیش کیا جائے جو موجودہ تعلیم اور ماحول کے لحاظ سے زیادہ سے زیادہ افراد کو متاثر کر سکے! اور اسکے نتیجہ میں انسان کے دل میں حضورؐ کے اسوہ حسنہ کی پیروی کرنے کا شوق اور جذبہ پیدا ہو۔"

اس دفعہ میلاد النبی کی تقریب پر اخبارات ورسائل میں جو مضامین شائع ہوئے ان میں سے بعض میں تو بے شک کسی حد تک اس پہلو کو ملحوظ رکھنے کی کوشش کی گئی ہے لیکن ایسے مضامین بھی نظر سے گذرے جن میں اس پہلو کو نظر انداز کر دیا گیا تھا حالانکہ یہ پہلو وقت کا ایک اہم تقاضہ ہے جسے ملک کا تعلیم یافتہ طبقہ شدت سے محسوس کر رہا ہے چنانچہ حال ہی میں ہفت روزہ چٹان لاہور نے لکھا ہے:-

(۱) "نئی پود نے جس تعلیم میں پرورش پائی ہے اسکے تقاضے کہنہ کتابوں کی انشاء پردازی سے قطعی مختلف ہیں۔۔۔" (چٹان ۲۱ اگست ۶۱ء)

(۲) "لوگ سیرۃ النبی کے تقاضوں کو نہ تو زمانہ کی ضرورتوں کے مطابق بیان کرتے ہیں اور ان کے انداز بیان میں وہ دلکشی اور استدلال ہے جس کی نئی پود کو ضرورت ہے۔" (چٹان ۱۸ ستمبر ۶۱ء)

بعض حلقے سیرت نبوی کو کس رنگ میں پیش کر رہے ہیں؟

اس دفعہ میلاد النبی کے موقع پر بعض مجالس میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرۃ طیبہ کو جس رنگ میں پیش کیا گیا اس کا کسی قدر اندازہ ذیل کے نمونوں سے لگایا جا سکتا ہے:-

(۱) "آپؐ کی خدمت میں ایک بدو آیا اس نے کہا مجھے کیونکر معلوم ہو کہ آپؐ اللہ کے رسول ہیں؟ آپ نے فرمایا اگر میں خوشہ (انگور) کے اس خوشہ کو بلا دوں، تو کیا تم میری نبوت کی شہادت دوگے۔ اس نے کہا ہاں آپؐ نے خوشہ کو بلایا وہ درخت سے نکل کر آپؐ کے پاس آگیا اور پھر آپؐ کے حکم سے واپس چلا گیا۔"

(۲) "کسی سفر میں آپؐ کے پاس (ایک) بدو آیا ------ اس نے کہا آپکی شہادت کون دیتا ہے آپؐ نے فرمایا سامنے کا درخت۔ اس پر وہ درخت دوڑتا ہوا آیا۔ آپؐ نے اس درخت سے تین بار کلمہ پڑھوایا۔ پھر وہ اپنی جگہ واپس چلا گیا۔"

(منقول از روزنامہ تاجر راولپنڈی میلاد النبی نمبر)

حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات کے ذریعہ یقیناً بہت سے ایمان افروز نشانات اور معجزات ظاہر ہوئے جن پر ایمان رکھنا ہر مسلمان کا فرض ہے لیکن مندرجہ بالا حوالوں میں جس قسم کے نشانات اور معجزات کا ذکر کیا گیا ہے ان کی کیفیت اور کنہ کیا تھا اور وہ کس رنگ میں رونما ہوئے یہ ایک ایسا امر ہے جس میں یقیناً اختلاف کی بھاری گنجائش موجود ہے اور مسلمانوں کے مختلف مکاتیب فکر کے نظریات میں اس بارے میں خاصہ اختلاف ہے بلکہ بہت سے لوگوں کے نزدیک تو جن روایات میں اس قسم کے نشانات کا ذکر آتا ہے وہ سب وضعی ہیں بہرحال یہ ایک علیحدہ مسئلہ ہے اس وقت ہم جو بات عرض کرنا چاہتے ہیں وہ یہ ہے کہ اس زمانہ میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی برتری و فضیلت ثابت کرنے کے لئے کیا اس نوعیت کے معجزات اور نشانات کا تذکرہ مفید ثابت ہو سکتا ہے؟ یا یہ موجودہ دور کے مسلمانوں کے لئے اصلاح اعمال اور تزکیہ نفس کا موجب بن سکتا ہے؟ اگر نہیں تو کیوں ہم اس قسم کے نشانات کی بجائے جنکی حقیقت خود مسلمان علماء کے نزدیک مشکوک ہے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے ان نشانات کا ذکر نہ کریں جو قومی اور اجتماعی نوعیت کے حامل ہیں جو بحیثیت ایک انسان کامل آپ سے ظاہر ہوئے اور جنکی صداقت کے دوست اور دشمن دونوں گواہ ہیں اور جنہیں پڑھ کر یا سن کر ہر سلیم الفطرت انسان کے دل میں یہ جوش اور ولولہ پیدا ہوتا ہے کہ میں بھی حضور کے اسوہ حسنہ پر چلنے کی مقدور بھر کوشش کروں۔

سیرۃ نبوی کا موضوع اور حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

اس زمانہ کے مخصوص حالات میں رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرۃ طیبہ اور اسوہ حسنہ کے کن پہلوؤں کو اجاگر کرنے کی زیادہ ضرورت ہے؟ اس بارہ میں ہماری بہترین راہنمائی عصر حاضر کے مامور من اللہ اور جماعت احمدیہ کے بانی سیدنا حضرت مسیح موعود ومہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمائی ہے آپ نے اپنی پرمعارف تصانیف میں سیرۃ نبوی صلے اللہ علیہ وسلم کا جو تذکرہ فرمایا ہے وہ موجودہ زمانہ کی ضروریات اور تقاضوں کو بہترین رنگ میں پورا کرتا ہے آپ نے حضور کی حیات مطہرہ کے بہت سے ایسے پہلو بیان فرمائے ہیں جو بالکل نئے اور اچھوتے ہیں اور اس زمانہ میں انہیں پیش کرنیکی خاص ضرورت ہے تاکہ دنیا کو حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی حقیقی شان اور کمالات کا علم ہو سکے اور خود مسلمانوں میں یہ احساس اور جذبہ پیدا ہو کہ وہ ہر معاملہ میں دوسروں کی تقلید کرنیکی بجائے اپنے مقتدا اور آقا کی کامل و مطہر زندگی کو اپنے لئے مشعل راہ بنائیں اور اس سے راہنمائی حاصل کر کے دنیا کے راہبر بننے کی کوشش کریں۔

ذیل میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کی تصنیفات سے چند اقتباس بطور نمونہ پیش کئے جاتے ہیں:-

---

ملفوظ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

وصیت کی اہمیت

"خدا تعالےٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بعض خفیف خفیف امتحان بھی رکھے ہوئے تھے۔ جیسا کہ یہ بھی دستور تھا کہ کوئی شخص آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کسی قسم کا مشورہ نہ لے جب تک پہلے نذرانہ داخل نہ کرے۔ پس اس میں بھی منافقوں کے لئے ابتلا تھا۔ ہم خود محسوس کرتے ہیں کہ اس وقت کے امتحان سے بھی اعلےٰ درجہ کے مخلص جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کیا ہے دوسرے لوگوں سے ممتاز ہو جائیں گے اور ثابت ہو جائیگا کہ بیعت کا اقرار انہوں نے پورا کر کے دکھلا دیا اور اپنا صدق ظاہر کر دیا۔ بیشک یہ انتظام منافقوں پر بہت گراں گذرے گا اور اس سے انکی پردہ دری ہوگی اور بعد موت وہ مرد ہوں یا عورت اس قبرستان میں ہرگز دفن نہیں ہو سکیں گے فی قلوبھم مرض فزادھم اللہ مرضاً۔ لیکن اس کام میں سبقت دکھلانیوالے راستبازوں میں شمار کئے جائیں گے اور ابد تک خدا تعالیٰ کی ان پر رحمتیں ہوں گی"

انسانی اخلاق کا اعلیٰ ترین نمونہ

(۱) "جب تک انسان پر ... مصیبتوں کا زمانہ اور مقدرت اور حکومت اور ثروت کا زمانہ نہ آئے۔ اس وقت تک اس کے سچے اخلاق ہرگز ظاہر نہیں ہو سکتے۔ صاف ظاہر ہے کہ جو شخص صرف کمزوری اور ناداری اور بے اقتداری کی حالت میں لوگوں کی ماریں کھاتا مر جاوے اور اقتدار اور حکومت اور ثروت کا زمانہ نہ پاوے۔ اس کے اخلاق میں سے کچھ بھی ثابت نہ ہوگا۔ اور اگر کسی میدان جنگ میں (وہ) حاضر نہیں ہوا تو یہ بھی ثابت نہیں ہوگا کہ وہ دل کا بہادر تھا یا بزدل۔ اس کے اخلاق کی نسبت ہم کچھ کہہ نہیں سکتے۔ کیونکہ ... ہمیں کیا معلوم ہے کہ اگر وہ اپنے دشمنوں پر قدرت پاتا تو ان سے کیا سلوک بجا لاتا اور اگر وہ دولت مند ہو جاتا تو اس دولت کو جمع کرتا یا لوگوں کو دیتا۔ اور اگر وہ کسی میدان جنگ میں آتا تو دم دبا کر بھاگ جاتا یا بہادری کا ہاتھ دکھاتا۔ مگر خدا کی عنایت اور فضل نے ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو ان سب اخلاق کے ظاہر کرنے کا موقع دیا۔ چنانچہ سخاوت اور شجاعت اور حلم اور عفو اور عدل اپنے اپنے موقع پر ایسے کمال سے ظہور میں آئے کہ صفحہ دنیا میں اس کی نظیر ڈھونڈنا لاحاصل ہے۔ اپنے دونوں زمانوں میں ضعف اور قدرت اور ناداری اور ثروت میں تمام جہان کو دکھلا دیا کہ وہ ذات پاک کیسی اعلیٰ درجہ کے اخلاق کی جامع تھی۔ اور کوئی انسانی خلق اخلاق فاضلہ میں سے ایسا نہیں ہے کہ اس کے ظاہر ہونے کے لئے آپ کو خدا تعالےٰ نے موقع نہ دیا۔ شجاعت، سخاوت، استقلال، عفو، حلم وغیرہ تمام اخلاق فاضلہ ایسے طور پر ثابت ہو گئے کہ دنیا میں اس کی نظیر تلاش کرنا طلب محال ہے۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی)

عظیم الشان کامیاب زندگی

(۲) "آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی ایک عظیم الشان کامیاب زندگی ہے۔ آپؐ کیا بلحاظ اپنے اخلاق فاضلہ کے اور کیا بلحاظ اپنی قوت قدسی اور عقد ہمت کے اور کیا بلحاظ اپنی تعلیم کی خوبی اور تکمیل کے۔ اور کیا بلحاظ اپنے کامل نمونہ اور دعاؤں کی قبولیت کے غرض ہر طرح اور ہر پہلو سے چمکتے ہوئے شواہد اور آیات اپنے ساتھ رکھتے ہیں کہ جن کو دیکھ کر ایک غبی سے غبی انسان بھی بشرطیکہ اس کے دل میں بے جا غصہ اور عداوت نہ ہو صاف طور پر مان لیتا ہے کہ آپؐ تخلقوا باخلاق اللہ کا کامل نمونہ اور کامل انسان ہیں۔"

(الحکم ۱۰ اپریل ۱۹۰۲ء)

روحانی قوت احیاء کا بہترین نمونہ

(۳) "قیامت کا نمونہ روحانی حیات کے بخشنے میں اسی ذات کامل الصفات نے دکھلایا جس کا نام نامی محمدؐ ہے صلے اللہ علیہ وسلم سارا قرآن اول سے آخر تک یہ شہادت دے رہا ہے کہ یہ رسول اس وقت بھیجا گیا تھا کہ جب تمام قومیں دنیا کی روح میں مر چکی تھیں اور فساد روحانی نے بر و بحر کو ہلاک کر دیا تھا۔ تب اس رسولؐ نے آ کر نئے سرے سے دنیا کو زندہ کیا اور زمین پر توحید کا دریا جاری کر دیا۔ اگر کوئی منصف نگر کرے کہ جزیرہ عرب کے لوگ اول کیا تھے اور پھر اس رسول کی پیروی کے بعد کیا ہو گئے۔ اور کیسی وحشیانہ حالت (سے) اعلیٰ درجہ کی انسانیت تک پہنچ گئی اور کس صدق و صفا سے انہوں نے اپنے ایمان کو اپنے خونوں کے بہانے اور اپنے مالوں اور عزتوں اور آراموں کو خدا تعالےٰ کی راہ میں لگانے سے ثابت کر دکھلایا۔ تو بلاشبہ ان کی ثابت قدمی اور ان کا صدق اور اپنے پیارے رسول کی راہ میں ان کی جاں فشانی ایک اعلیٰ درجہ کی کرامت کے رنگ میں اس کو نظر آئے گی۔"

(آئینہ کمالات اسلام)

خدائی تائید و نصرت

(۴) "کیا یہ حیرت انگیز ماجرا نہیں کہ ایک بے زر بے زور اور بے کس امی یتیم غریب ایسے زمانہ میں کہ جس میں ہر ایک قوم پوری پوری طاقت مالی اور فوجی اور علمی رکھتی تھی۔ ایسی روشن تعلیم لایا کہ اپنے براہین قاطعہ اور حجج واضحہ سے سب کی زبان بند کر دی ...... اور پھر باوجود بے کسی اور غریبی کے زور بھی ایسا دکھایا کہ بادشاہوں کو تختوں سے گرا دیا۔ اور انہیں تختوں پر غریبوں کو بٹھا دیا۔ اگر یہ خدائی تائید نہیں تھی تو اور کیا تھی۔ کیا تمام دنیا پر عقل اور علم اور طاقت اور زور میں غالب آ جانا بغیر تائید الٰہی کے بھی ہوا کرتا ہے؟"

(براہین احمدیہ حصہ پنجم)

آپؐ پر کمالات نبوت طبعی طور پر ختم ہو گئے

(۵) "رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم جو خاتم النبیین ہیں اور آپؐ پر نبوت ختم ہو گئی تو یہ نبوت اس طرح پر ختم نہیں ہوئی جیسے کوئی گلا گھونٹ کر ختم کر دے۔ ایسا ختم قابل فخر نہیں ہوتا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر نبوت ختم ہونے سے یہ مراد ہے

. . . .

. . . . کہ طبعی طور پر آپ پر کمالات نبوت ختم ہو گئے۔ یعنی وہ تمام کمالات متفرقہ جو آدم سے لے کر مسیح ابن مریم تک نبیوں کو دئے گئے تھے۔ کسی کو کوئی اور کسی کو کوئی۔ وہ سب کے سب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم میں جمع کر دئے گئے اور اس طرح پر طبعاً آپؐ خاتم النبیین ٹھہرے ...... ہم بصیرت تام سے (جس کو اللہ تعالےٰ بہتر جانتا ہے) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء یقین کرتے ہیں۔ اور خدا تعالےٰ نے ہم پر ختم نبوت کی حقیقت کو ایسے طور پر کھول دیا ہے کہ اس عرفان کے شربت سے جو ہمیں پلایا گیا ہے۔ ایک خاص لذت پاتے ہیں جس کا اندازہ کوئی نہیں کر سکتا بجز ان لوگوں کے جو اسی سرچشمہ سے سیراب ہوں دنیا کی مثالوں میں سے ہم ختم نبوت کی مثال اس طرح پر دے سکتے ہیں کہ جیسے چاند ہلال سے شروع ہوتا ہے اور چودھویں تاریخ پر اس کا کمال ہو جاتا ہے جبکہ اسے بدر کہا جاتا ہے اس طرح پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر آ کر کمالات نبوت ختم ہو گئے" (الحکم ۱۷ جولائی ۱۹۰۲ء)

زندہ رسولؐ

(۶) "زندہ رسولؐ ابدالآباد کے لئے صرف .... محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہی ہو سکتے ہیں جن کے نفوس طیبہ اور قوت قدسیہ کے طفیل ہر زمانہ میں ایک مرد خدا۔ خدا نمائی کا ثبوت دیتا ہے۔"

(الحکم ۷ مارچ ۱۹۰۳ء)

آپؐ کی برکات و فیوض کے زندہ نمونے

(۷) "آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے برکات اور فیوض ابدی ہیں اور ہر زمانہ میں آپ کے فیوض کا دروازہ کھلا ہوا ہے اسی لئے آپؐ کو زندہ نبی کہا جاتا ہے اور حقیقی حیات آپؐ کو حاصل ہے۔"

(الحکم ۱۰ اگست ۱۹۰۲ء)

(۸) "خداوند کریم نے اس غرض سے کہ تا ہمیشہ اس رسول مقبولؐ کی برکتیں ظاہر ہوں ...... اپنی کمال حکمت اور رحمت سے یہ انتظام کر رکھا ہے کہ بعض افراد امت محمدیہ کو جو کمال عاجزی اور تذلل سے آنحضرتؐ کی متابعت اختیار کرتے ہیں ...... خدا ان کو فانی اور ایک مصفّا شیشہ کی طرح پا کر اپنے رسول مقبول کی برکتیں ان کے وجود بے نمود کے ذریعہ سے ظاہر کرتا ہے اور جو کچھ منجانب اللہ ان کی تعریف کی جاتی ہے ...... حقیقت میں مرجع تام ان تمام تعریفوں کا اور مصدر کامل ان تمام برکات کا رسول کریمؐ ہی ہوتا ہے۔"

(براہین احمدیہ حصہ سوم)

(۹) "ایک بڑی دلیل اس بات پر کہ صرف ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم روحانی طور پر اعلیٰ زندگی رکھتے ہیں دوسرا کوئی نہیں رکھتا آپ کی تاثیرات اور برکات کا زندہ سلسلہ ہے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ سچے مسلمان آنحضرتؐ کی سچی پیروی کر کے خدا تعالےٰ کے مکالمات سے مشرف پاتے ہیں اور فوق العادت خوارق ان سے صادر ہوتے ہیں۔ فرشتے ان سے باتیں کرتے ہیں۔ دعائیں ان کی قبول ہوتی ہیں۔ اس کا نمونہ ایک میں ہی موجود ہے کوئی قوم اس بات میں ہمارا مقابلہ نہیں کر سکتی۔"

(الحکم ۳۱ مئی ۱۹۰۲ء)

اعجاز کلام کے کمالات قرآن پر ختم ہیں

(۱۰) "جیسے کمالات نبوت آپ پر ختم ہو گئے اسی طرح اعجاز کلام کے کمالات قرآن شریف پر ختم ہو گئے۔ آپؐ خاتم النبیین ٹھہرے اور آپؐ کی کتاب خاتم الکتب ٹھہری۔ جس قدر مراتب اور وجوہ اعجاز کلام کے ہو سکتے ہیں۔ ان سب کے اعتبار سے آپؐ کی کتاب انتہائی نقطہ پر پہنچی ہوئی ہے۔"

(الحکم ۲۴ اپریل ۱۹۰۳ء)

ایک فانی فی اللہ کی انقلاب انگیز دعائیں

"وہ جو عرب کے بیابانی ملک میں ایک عجیب ماجرا گذرا کہ لاکھوں مردے تھوڑے دنوں میں زندہ ہو گئے اور پشتوں کے بگڑے ہوئے الٰہی رنگ پکڑ گئے اور آنکھوں کے اندھے بینا ہو گئے اور گونگوں کی زبان پر الٰہی معارف جاری ہوئے اور دنیا میں یک دفعہ ایک ایسا انقلاب پیدا ہوا کہ نہ پہلے اس سے کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا۔ کچھ جانتے ہو کہ وہ کیا تھا؟ — وہ ایک فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی دعائیں ہی تھیں جنہوں نے دنیا میں شور مچا دیا اور وہ عجائب باتیں دکھلائیں کہ جو اس امی بے کس سے محالات کی طرح نظر آتی تھیں اللّٰھم صلے وسلم وبارک علیہ وآلہ بعدد ھمّہ وغمّہ وحزنہ لھٰذہ الامّۃ وانزل علیہ انوار رحمتک الی الابد"

(برکات الدعاء)

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات کے مندرجہ بالا اقتباسات صرف

(بقیہ صفحہ ۸ پر)

تزکیۂ نفس کا ذریعہ

از مکرم میاں عبدالحق صاحب رامہ ناظر بیت المال ربوہ

اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنا مال خرچ کرنے سے جو فائدے حاصل ہوتے ہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ اس کے ذریعہ انسان پاکیزگی حاصل کرتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے سورہ توبہ کے رکوع ۱۳ میں فرمایا ہے

واخرون اعترفوا بذنوبھم خلطوا عملًا صالحًا واخر سیئًا عسی اللہ ان یتوب علیھم ط ان اللہ غفور رحیم۔ خذ من اموالھم صدقۃ تطھرھم وتزکیھم بھا وصل علیھم ط ان صلوتک سکن لھم ط واللہ سمیع علیم ۰

ترجمہ:۔ بعض لوگ جنہوں نے نیک عملوں کے ساتھ کچھ بُرے کام بھی کئے ہوتے ہیں اپنے گناہوں کا اقرار کر لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو بہت جلد معاف کر دیتا ہے (کیونکہ) اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ تو ان کے مالوں میں سے چندہ لے۔ (کیونکہ) اس چندہ کے ذریعہ تو انہیں پاک کرے گا۔ اور ان کی ترقی کے سامان مہیا کرے گا۔ اور ان کے لئے دعائیں بھی کرتا رہ۔ تیری دعا یقیناً ان کی تسکین کا موجب ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ بہت سننے والا اور جاننے والا ہے۔

۲۔ صحیح طور پر ان آیات کے معنی سمجھنے کے لئے ان کے سیاق و سباق پر نظر ڈالنے کی ضرورت ہے۔ اس سورۃ (یعنی سورہ توبہ) کے چھٹے رکوع میں مومنوں کو جہاد کی ترغیب دلائی گئی ہے۔ اور وہیں سے منافقوں کا ذکر شروع ہو جاتا ہے۔ جو مختلف حیلوں بہانوں سے جہاد میں شامل ہونا نہیں چاہتے۔ اللہ تعالیٰ نے اس سورۃ میں پوری تفصیل کے ساتھ منافقوں کے حالات بیان کئے ہیں۔ اور چونکہ ان میں سے بعضوں کے متعلق یہ بات اظہر من الشمس ہو جاتی ہے کہ وہ اپنی بداعمالیوں اور شرارتوں سے باز نہیں آئینگے اس لئے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کو ذات باری کی طرف سے ارشاد ہوا کہ انہیں آئندہ کبھی جہاد پر جانے کی اجازت نہ دی جائے۔ اور نہ ان سے چندہ قبول کیا جایا کرے۔

وما منعھم ان تقبل منھم نفقتھم الا انھم کفروا باللہ ورسولہ ولا یاتون الصلوٰۃ الا وھم کسالٰی ولا ینفقون الا وھم کرھون ۰ (بقرہ۔ ع ۷)

ترجمہ: ان کے چندے قبول ہونے میں یہی چیز روک بنی۔ کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی کھلم کھلا نافرمانی کی (یعنی ان کے اور کافروں کے اعمال میں کوئی فرق نہ رہا۔) وہ نماز کے لئے آنے میں سستی دکھاتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں اگر کچھ خرچ بھی کرتے ہیں تو خوشی سے نہیں بلکہ کراہت اور مجبوری سے خرچ کرتے ہیں

۳۔ ان پکے مخالفوں کے علاوہ کچھ اور لوگ ہیں وہ اچھے کام بھی کرتے ہیں۔ لیکن کچھ ناپسندیدہ کام بھی کر بیٹھتے ہیں۔ اور کبھی سستی اور کوتاہی بھی کر جاتے ہیں۔ ان سے چندہ قبول کرنے کو منع نہیں کیا گیا۔ کیونکہ چندہ لینے کی غرض تو یہی ہوتی ہے۔ کہ وہ کمزوریوں اور گناہوں سے پاک ہو جائیں۔ اور محتاجی اور بے بسی سے رہائی حاصل کر لیں۔ اور ترقی کی منزلیں طے کرنا شروع کر دیں۔ ایسے لوگوں سے اگر چندہ قبول نہ کیا جائے تو وہ رسول کی بعثت کے فوائد سے محروم رہ جائینگے۔ حالانکہ ان پر توبہ کا دروازہ بند نہیں ہوا۔ اور ان سے یہ خدشہ بھی نہیں کہ وہ مسلمانوں میں شامل رہ کر ان کی صفوں میں کسی قسم کا فتنہ و فساد برپا کریں گے۔ پس معلوم ہوا۔ کہ چندہ کا قبول کرنا بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک رعایت اور ایک انعام ہے۔ جس کی دل سے قدر کرنی چاہیئے اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں دل کھول کر خرچ کرنا چاہیئے تا اللہ تعالیٰ اسے بڑھا چڑھا کر واپس کرے اور اور بھی ہر قسم کے فضل نازل کرے۔

۴۔ پھر اللہ تعالیٰ نے سورہ الّیل میں بھی فرمایا ہے۔ کہ چندہ دینے کی اصل غرض پاکیزگی حاصل کرنا ہے۔ اور وہاں بھی کھول کھول کر بتایا ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرے اسے کیسی کیسی برکات ملتی ہیں۔ اور جو شخص اس کی راہ میں خرچ کرنے سے بخل سے کام لے۔ وہ کیسی کیسی محرومیوں کا شکار بنتا ہے۔ فرمایا:

والّیل اذا یغشٰی ۰ والنھار اذا تجلّٰی ۰ وما خلق الذکر والانثٰی ۰ ان سعیکم لشتّٰی ۰ فاما من اعطٰی واتقٰی ۰ وصدق بالحسنٰی ۰ فسنیسرہ للیسرٰی ۰ واما من بخل واستغنٰی ۰ وکذب بالحسنٰی ۰ فسنیسرہ للعسرٰی ۰ وما یغنی عنہ مالہ اذا تردّٰی ۰ ان علینا للھدٰی ۰ وان لنا للاٰخرۃ والاولٰی ۰ فانذرتکم نارًا تلظّٰی ۰ لا یصلٰھا الا الاشقٰی ۰ الذی کذب وتولّٰی ۰ وسیجنبھا الاتقٰی ۰ الذی یؤتی مالہ یتزکّٰی ۰ وما لاحد عندہ من نعمۃ تجزٰی ۰ الا ابتغاء وجہ ربہ الاعلٰی ۰ ولسوف یرضٰی ۰

ترجمہ میں رات کو شہادت کے طور پر پیش کرتا ہوں۔ جب وہ ڈھانپ لیتی ہے اور دن کو بھی جب وہ خوب روشن ہو جاتا ہے۔ اور نر و مادہ کی پیدائش کو بھی شہادت کے طور پر پیش کرتا ہوں۔ یقیناً تمہاری (یعنی مومنوں اور کافروں کی) کوششیں مختلف ہیں۔ (علیحدہ علیحدہ سمتوں میں ہیں) پس جو شخص خدا کی راہ میں دے۔ اور اس کا تقویٰ اختیار کرے اور نیک اعمال کے ذریعہ (اپنے ایمان کی) تصدیق کرے۔ تو ہم اس کے لئے ضرور آسانی کے مواقع بہم پہنچائیں گے۔ لیکن جو شخص بخل سے کام لے اور لاپرواہی دکھائے۔ اور (اپنے عمل سے) نیک کاموں کو جھٹلائے تو اس کے لئے ہم تنگی اور تکلیف کی آسانیاں مہیا کریں گے اور جب وہ ہلاک ہو جائے (تباہ و برباد ہو چکے) تو اس کا مال اسے کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکے گا۔ ہمارے ذمہ ہدایت دینا ہے اور ہر چیز کا انجام اور ابتداء بھی ہمارے ہی ہاتھ میں ہے۔ پس میں نے تمہیں بھڑکتی ہوئی آگ سے ہوشیار کر دیا ہے اس میں سوائے انتہائی بدبختوں کے اور کوئی داخل نہیں ہوگا ایسے بدبخت جنہوں نے حق کو جھٹلایا اور سچائی سے منہ پھیر لیا۔ اور جو شخص پورے طور پر اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا ہو اور تزکیہ حاصل کرنے کے لئے اپنا مال اس کی راہ میں خرچ کرتا ہو۔ تو وہ اس آگ سے دور رکھا جائے گا۔ اور کسی (انسان) کا اس پر کوئی احسان نہیں جس کا بدلہ اتارنے کا اسے خیال ہو۔ ہاں مگر (اس کا مقصد تو) محض یہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرے اور وہ یعنی اللہ تعالیٰ یقیناً اس سے راضی ہو جائے گا۔

۵۔ پھر دیکھئے سورہ مائدہ۔ رکوع ۳۔ میں اللہ تعالیٰ یہی حقیقت ایک اور رنگ میں ذہن نشین کراتا ہے۔ کہ اگر تم اپنے مال میں سے اللہ تعالیٰ کو ایک اچھا ٹکڑا کاٹ دو گے تو وہ تمہاری بدیاں مٹا دے گا، تمہاری گندگیاں دور کر دے گا۔ گویا اللہ کی راہ میں مال خرچ کرنے سے تم پوری طرح پاک و صاف ہو سکتے ہو۔ فرمایا:

ولقد اخذ اللہ میثاق بنی اسرائیل ج وبعثنا منھم اثنی عشر نقیبا وقال اللہ انی معکم لئن اقمتم الصلوٰۃ واتیتم الزکوٰۃ واٰمنتم برسلی وعزرتموھم واقرضتم اللہ قرضا حسنا لاکفرن عنکم سیاٰتکم ولادخلنکم جنٰت تجری من تحتھا الانھٰر ج فمن کفر بعد ذالک منکم فقد ضل سواء السبیل ۰

ترجمہ:۔ اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل سے پختہ عہد لیا ہوا تھا۔ اور ہم نے ان میں سے بارہ سردار کھڑے کئے تھے۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ میں تمہارے ساتھ ہوں۔ اگر تم نماز قائم کرو گے۔ زکوٰۃ دو گے۔ میرے رسولوں پر ایمان لاتے رہو گے۔ اور ان کی مدد کرتے رہو گے۔ اور اللہ تعالیٰ کو اپنے مال کا اچھا ٹکڑا کاٹ کر دیتے رہو گے تو میں ضرور تمہاری بدیاں تم سے دور کر دیا کروں گا۔ اور تمہیں ایسے باغوں میں داخل کیا کروں گا۔ جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں۔ اس کے بعد تم میں سے جس شخص نے ناشکری کی (اور اللہ تعالیٰ کے احکام کو ماننے سے انکار کر دیا) تو وہ سیدھے راستے سے بھٹک جائے گا۔

۶۔ اللہ تعالیٰ نے سورہ آل عمران کے رکوع ۸ میں اس حقیقت کو ایک اور رنگ میں سمجھایا۔ فرمایا:۔

ان الذین یشترون بعھد اللہ وایمانھم ثمنًا قلیلًا اولئک لا خلاق لھم فی الاٰخرۃ ولا یکلمھم اللہ ولا ینظر الیھم یوم القیٰمۃ ولا یزکیھم ولھم عذاب الیم ۰

ترجمہ:۔ جو لوگ ادنیٰ ادنیٰ فائدے کی خاطر اللہ تعالیٰ کے ساتھ باندھے ہوئے عہد کو اور اپنی قسموں کو بیچ دیتے ہیں (یعنی) پس پشت ڈال دیتے ہیں۔ ان لوگوں کے لئے آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوگا۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ نہ ان سے بات کرے گا۔ نہ ان کی طرف دیکھیگا۔ اور نہ ہی انہیں پاک کرے گا۔ اور ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا۔

۷۔ پس اب جب کہ مسیح موعودؑ کے جرنیل نے آپ کو ایک اہم جہاد کے لئے بلایا ہے۔ تو آگے آیئے۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنا مال اپنی جان۔ اپنا وقت اپنی عزت پیش کر دیجئے پاک ہونے اور ترقی کرنے کا یہی نسخہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"میں تو بہت دعا کرتا ہوں کہ میری سب جماعت ان لوگوں میں سے ہو جائے۔ جو خدا تعالیٰ سے ڈرتے ہیں اور نماز پر قائم رہتے ہیں۔ اور رات کو اٹھ کر زمین پر گرتے ہیں اور روتے ہیں۔ اور خدا کے فرائض کو ضائع نہیں کرتے۔ اور بخیل اور ممسک اور غافل اور دنیا کے کیڑے نہیں ہیں۔

(باقی صفحہ پر)

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کی چھٹی سالانہ تربیتی کلاس

افتتاحی اجلاس کی مختصر روئیداد

مورخہ ۸ ستمبر ۱۹۶۱ء بروز جمعہ بعد نماز مغرب ہماری چھٹی سالانہ تربیتی کلاس کا افتتاح خالص روحانی ماحول میں احمدیہ ہال میں مکرم جناب شیخ رحمت اللہ صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی نے فرمایا۔ اس موقعہ پر منتظمین نے ٹیوب لائٹس کے علاوہ حضرت مسیح موعودؑ کے کلام اور تعلیم کے اقتباسات ہال میں آویزاں کر رکھے تھے۔ اور ۱۵۰ خدام کے علاوہ ۵۰ سے زائد معزز احباب جماعت (جنہیں باقاعدہ طور پر طبع شدہ دعوتی کارڈ ایشو کئے گئے تھے) تشریف فرما تھے۔

اس افتتاحی اجلاس کی کارروائی تلاوت قرآن پاک سے شروع ہوئی جو شریف احمد صاحب نے کی جس کے بعد نسیم احمد صاحب نے خوش الحانی سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی نظم ع "نونہالانِ جماعت مجھے کچھ کہنا ہے" پڑھی۔ اس کے بعد مکرم ملک مبارک احمد صاحب انچارج تربیتی کلاس نے تربیتی کلاس کی اہمیت اور اس کی غرض و غایت بیان فرمائی۔ ازاں بعد محترم امیر صاحب نے نہایت پر اثر خطاب سے خدام کو نوازا اور انہیں تلقین کی کہ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ طاقتوں اور صلاحیتوں کو صحیح رنگ میں بروئے کار لائیں۔ اور ہمیشہ صحابہ کے مثیل بننے کی کوشش کرتے رہیں۔

آپ نے فرمایا کہ صحیح عمل کے لئے صحیح علم کا ہونا از بس ضروری ہے۔ اس لئے اس کلاس سے نہ صرف خدام کو صحیح علم حاصل ہوگا بلکہ صحیح عمل کی بھی توفیق ملے گی۔ دعا ہے کہ اس کلاس کا صحیح مقصد حاصل ہو۔ اس کے بعد مکرم مولوی عبد الواحد صاحب میرٹھی صحابی حضرت مسیح موعودؑ نے اجتماعی دعا کرائی اور اس طرح دعاؤں کے ساتھ اس کلاس کا افتتاح ہوا۔

اس کے بعد لیکچرز کا سلسلہ شروع ہوا۔ پہلے دن پروگرام کے مطابق سب سے پہلے مکرم جناب چوہدری احمد مختار صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ کراچی نے "ہماری تعلیم" پر تقریر کی۔ آپ نے فرمایا کہ انسانی مقصد یعنی عبودیت کے حصول کے لئے ضروری ہے کہ اسے "کامل تعلیم" عطا ہو۔ آپ نے کامل تعلیم کی خصوصیات بیان فرمائیں اور جملہ دیگر مذاہب کی تعلیمات کا جائزہ لیتے ہوئے ثابت فرمایا کہ اسلامی تعلیم ہی کامل تعلیم ہے۔ اس کے بعد آپ نے قرآن کریم سے اوامر و نواہی اور ان کی حکمت بیان فرمائی۔ اور اسلامی تعلیم کے محاسن پر روشنی ڈالی۔ یہ تقریر ۳۰ منٹ تک جاری رہی۔

اس کے بعد مکرم ابو اللہ داد خانصاحب نے "اخلاقِ فاضلہ" کے موضوع پر خدام سے خطاب فرمایا۔ آپ نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور ان کے خلفاء کی کتب کے مطالعہ سے اس مضمون پر خاصی روشنی پڑتی ہے۔ مثلاً اسلامی اصول کی فلاسفی۔ براہین احمدیہ۔ منہاج الطالبین اور احمدیت یعنی حقیقی اسلام میں "اخلاقِ فاضلہ" پر عمدہ بحث کی گئی ہے۔

ازاں بعد آپ نے خلق کی تعریف بیان فرمائی۔ اور چند اخلاق فاضلہ ایک ایک کر کے بیان فرمائے نیز تخلیق کے مختلف عمل بیان فرمائے۔ یہ تقریر بھی ۳۰ منٹ تک جاری رہی۔

اس کے بعد مکرم مولانا غلام احمد صاحب فرخ نے قرآن مجید میں سے سورۃ کہف کے پہلے رکوع کا درس دیا۔ آپ نے ترجمہ کے علاوہ مختصر تفسیر بھی بیان فرمائی۔ اور اصحاب کہف کی حقیقت سے حاضرین کو روشناس کرایا۔ ازاں بعد دعا کے ساتھ یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

(مبارک مصلح الدین احمد معتمد مجلس خدام الاحمدیہ کراچی)

مجالس خدام الاحمدیہ کے لئے ایک ضروری اعلان

۱۔ سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ ۲۰-۲۱-۲۲۔ اکتوبر ۱۹۶۱ء کو منعقد ہو رہا ہے جملہ مجالس کے خدام کو چاہیئے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شمولیت اختیار کریں۔

۲۔ سالانہ اجتماع میں خدام کی شمولیت کے لئے درخواست فارم پر کرنا ضروری ہوگا جس پر قائد مقامی کی تصدیق ہونی ضروری ہے۔ اس لئے جملہ مجالس کے قائدین کرام اجتماع میں شامل ہونے والے خدام کی تعداد کے مطابق دفتر مرکزیہ سے فارم منگوا لیں۔ ہر خادم اجتماع کے موقعہ پر یہ فارم ہمراہ لائے گا۔ اور اس کے ذریعہ دفتر بیرون سے اجتماع میں داخلہ حاصل کرے گا۔

۳۔ ربوہ۔ چنیوٹ اور احمد نگر کے تمام خدام کی اجتماع میں شمولیت لازمی ہے۔

۴۔ ایسے خدام جو کسی وجہ سے اجتماع میں شریک نہ ہو سکتے ہوں۔ وہ اپنے صدر محترم کے نام اپنی درخواستیں قائد کی تصدیق کے ساتھ ۱۷ اکتوبر تک دفتر مرکزیہ میں بھجوا دیں۔

(منتظم دفتر بیرون اجتماع خدام الاحمدیہ۔ ربوہ)

ماہ اکتوبر ۱۹۶۱ء کے شروع میں ہفتہ تحریک جدید منایا جائے

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایک ارشاد ہے۔ فرمایا

"میرے دل میں اللہ تعالیٰ نے یہ خیال ڈالا کہ تحریک جدید کے متعلق جو امور میں نے بیان کئے ہیں۔ وہ جماعت کے سامنے اس وقت تک کہ مشیت الٰہی ہمیں کامیاب کر دے ہر چھٹے ماہ دہرائے جانے چاہئیں۔"

اس ارشاد کی تعمیل میں جملہ جماعتیں ماہ اکتوبر کے شروع میں ہفتہ تحریک جدید منائیں تاکہ وصولی کے سال کے اس آخری مہینہ میں کسی قسم کی کمی باقی نہ رہ جائے۔

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

وقفِ جدید کی تحریک اور اشاعت اسلام

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ جلسہ سالانہ کی ایک تقریر میں فرماتے ہیں کہ "آئندہ خلفاء کو بھی وصیت کرتا ہوں کہ جب تک دنیا کے چپہ چپہ میں اسلام نہ پھیل جائے اور دنیا کے تمام لوگ اسلام قبول نہ کر لیں۔ اُس وقت تک اسلام کی تبلیغ میں وہ کبھی کوتاہی سے کام نہ لیں۔ .... آگے چل کر فرماتے ہیں کہ "میں احباب جماعت کو تاکید کرتا ہوں کہ وہ اس تحریک کی اہمیت کو سمجھیں اور اس کی طرف پوری توجہ کریں اور اسکو کامیاب بنانے میں پورا زور لگائیں اور کوشش کریں کہ کوئی فرد جماعت ایسا نہ رہے جو صاحب استطاعت ہوتے ہوئے اس چندہ میں حصہ نہ لے" (الفضل ۱۷/۱/۶۰)

پس جملہ عہدیداران جماعت سے درخواست ہے کہ حضور کے ان الفاظ کو احباب تک پہنچائیں اور تمام مرد و زن سے چندہ وقفِ جدید وصول فرما کر مرکز میں بھجوا دیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(ناظم مال وقفِ جدید)

جامعہ نصرت (برائے خواتین) ربوہ میں لائبریرین کی ضرورت

جامعہ نصرت ربوہ میں ایک کوالیفائڈ (خاتون) لائبریرین کی فوری ضرورت ہے۔ تجربہ کار کو ترجیح دی جائے گی۔

تنخواہ کا گریڈ ۱۵۰-۱۰-۲۵۰/EB/۱۰-۳۰۰

گرانی الاؤنس اور پراویڈنٹ فنڈ کی مراعات حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ حاصل ہونگی۔ درخواستیں پرنسپل کے نام معہ نقول اسناد ۱۰۔ اکتوبر ۱۹۶۱ء تک ارسال کریں۔

(پرنسپل جامعہ نصرت ربوہ)

اطاعت

"اسلام کے دو حصے ہیں۔ ایک یہ کہ خدا کی اطاعت کریں۔ دوسرے اس سلطنت کی جس نے امن قائم کیا ہو۔ جس نے ظالموں کے ہاتھ سے اپنے سایہ میں ہمیں پناہ دی ہو۔ خدا تعالیٰ نے ہمیں یہاں تعلیم دیتا ہے۔ کہ جس بادشاہ کے زیر سایہ امن کے ساتھ بسر کرو اس کے شکر گذار اور فرمانبردار بنے رہو۔

سو اگر ہم سرکشی کریں۔ تو گویا اسلام اور خدا اور رسولؐ سے سرکشی کرتے ہیں۔ اس صورت میں ہم سے زیادہ بددیانت کون ہوگا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کے قانون اور شریعت کو ہم نے چھوڑ دیا۔" (شہادۃ القرآن ص۸۴) (قائد تربیت انصار اللہ)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جارہی ہیں۔ تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز قادیان)

نمبر ۱۳۲۶۶:- منکہ نصرت جہاں بیگم زوجہ نذیر احمد ننگلی قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال۔ تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان۔ ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور صوبہ مشرقی پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اس وقت غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں البتہ منقولہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

مہر بذمہ خاوند	۵۰۰
کانٹے طلائی ایک تولہ قیمتی	۱۳۰
انگوٹھی طلائی نصف تولہ قیمتی	۶۵
کل	۶۹۵ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد قیمتی مبلغ ۶۹۵/- روپے کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ اگر کسی وقت اس کے علاوہ کوئی جائیداد پیدا کروں یا بوقت وفات ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت ۱/۱۰ کے لحاظ سے حاوی ہوگی۔

میری اس وصیت پر میرے ورثاء کو کوئی اعتراض نہیں ہے۔

الامۃ: نصرت جہاں بیگم ۵
گواہ شد نشان انگوٹھا نذیر احمد ننگلی خاوند موصیہ ۵
گواہ شد۔ عبدالغفور موصی نمبر ۱۰۶۵۰ قادیان ضلع گورداسپور مشرقی پنجاب ۵

نمبر ۱۳۲۷۳:- منکہ صغریٰ بیگم زوجہ حکیم محمد سعید صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ قادیان قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر تیس (؟) برس تاریخ بیعت پیدائشی ساکن حال قادیان (اصل کشمیر سرینگر) ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب مشرقی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰ اپریل ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اس وقت جائیداد مندرجہ ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند	۳۰۰
۲۔ مشین سنگر مالیتی	۱۲۰
۳۔ کانٹے طلائی ½ تولہ مالیتی	۶۰
۴۔ کانٹے طلائی وزنی ۹ ماشہ	۹۰
۵۔ انگشتر طلائی وزنی مالیتی	۴۰
۶۔ نقد موجود	۱۲۰
میزان	۷۳۰

کل چھ صد روپیہ مہر تھا جس میں سے ۳۰۰/- روپے وصول کر چکی ہوں اور اس وصول شدہ رقم سے سنگر مشین ۱۲۰/- روپے کانٹے طلائی ۶۰/- روپے۔ اور نقد بینک میں ۱۲۰/- کی جائیداد موجود ہے۔ آئٹم ۴، ۵ دونوں میں درج کر دی گئی ہے۔ کل منقولہ و غیر منقولہ ۷۳۰/- روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بنام صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ اگر میرے مرنے کے بعد میری کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم بکد جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں داخل کرکے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر آئندہ کوئی جائیداد میرے حصہ میں آئی یا پیدا کروں گی تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ میرا انجام بالخیر فرمائے۔

الامۃ: دستخط اردو صغریٰ بیگم بقلم خود اہلیہ حکیم محمد سعید صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ
گواہ شد۔ حکیم محمد سعید مبلغ ۹
گواہ شد: محمد حفیظ بقاپوری ایڈیٹر بدر ۹
خاکسار تحریر کنندہ حکیم محمد سعید مبلغ سلسلہ احمدیہ ۹

نمبر ۱۳۲۷۹:- منکہ مولا داد محمد ابراہیم ولد سائیں نولا قوم حجام پیشہ زمیندارہ عمر ۵۰ سال۔ تاریخ بیعت پیدائشی احمدی۔ ساکن بٹھانہ تیر۔ ڈاکخانہ سلواہ تحصیل مہنڈر ضلع پونچھ صوبہ جموں۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱ اپریل ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت حسب ذیل جائیداد ہے:-

ایک منزلہ پختہ مکان مشتمل پانچ کمرے واقع موضع بٹھانہ تیر تحصیل مہنڈر ضلع پونچھ ہے۔ جس کی قیمت تقریباً ۵۰۰/- روپے ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت مبلغ ۵۰/- بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ . . . . .

اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس جائیداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میرے قبضہ میں کم کنال ۵ مرلہ ذکر زمین ہے جس کی قیمت تقریباً ۲۱۳/- روپیہ ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔ اور نیز اس کی جو پیداوار جو کہ آمد ہوتی رہے گی اس کے دسواں حصہ آمد کی رقم بھی مرکز میں داخل کرتا رہوں گا۔ بتاریخ ۲۱

العبد:۔ منکہ مولا داد محمد ابراہیم ولد سائیں نولا

قوم کھٹی۔ ساکن موضع بٹھانہ تیر تحصیل مہنڈر ضلع پونچھ ۲۱۔
گواہ شد:۔ محمد یوسف ولد امام غلطاف اشرف قوم کشمیری ساکن جموں شہر حال وارد پونچھ
گواہ شد۔ محمد صدیق ناقی ولد خواجہ محمد صاحب ساکن دیچو بھلا دراہ۔

نمبر ۱۳۲۸۰:- مائکہ عائشہ بیگم زوجہ مکرم فتح محمد صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۲۸ سال۔ تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ مشرقی پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲ کو مندرجہ ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اس وقت مندرجہ ذیل جائیداد ہے۔ کانٹے طلائی وزنی ۹ ماشہ قیمتی یکصد روپیہ۔ حق مہر مبلغ ۵۰۰/- روپے جو میں خاوند سے وصول کر چکی ہوں۔ کل مبلغ ۶۰۰/- روپیہ اس کے علاوہ میری اور کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے۔ میں اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر کوئی رقم بحصہ جائیداد میں سے داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرواکر باقاعدہ رسید حاصل کروں تو وہ حصہ وصیت کردہ سے منہا سمجھی جائے گی۔ اس کے علاوہ اگر کوئی اور جائیداد پیدا کروں گی تو اس پر بھی میری وصیت حاوی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ مجھے اس پر قائم رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور میرے مرنے کے بعد جو میری جائیداد ثابت ہو۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

المرقوم۔ قریشی محمد شفیع عابد درویش قادیان موصی نمبر ۹۲۹۲۔
الامۃ:۔ عائشہ بیگم احمدی۔
گواہ شد:۔ فتح محمد درویش قادیان کارکن صدر انجمن احمدیہ خاوند موصیہ۔
گواہ شد فیض احمد گجراتی درویش قادیان ۲۴

نمبر ۱۳۲۸۲:- مائکہ منیر احمد بانی ولد میاں محمد صدیق صاحب قوم شیخ پیشہ تجارت۔ عمر ۲۹ سال۔ تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کولوٹولہ سٹریٹ ڈاکخانہ کلکتہ ضلع کلکتہ صوبہ مغربی بنگال۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸ اپریل ۱۹۶۱ء کو حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میں اپنے والد صاحب کے زیر سایہ ان کے ساتھ تجارت میں شریک ہوں۔ میری آمد تقریباً ۵۰۰/- روپیہ ماہوار ہے۔ اس کے دسویں حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں داخل کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں یا ماہوار آمد میں خدا کی مہربانی سے اضافہ ہو تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز قادیان کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائیداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد بمد وصیت خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔

العبد:۔ منیر احمد۔ گواہ شد:۔ شریف احمد بانی برادر موصی نمبر ۲ کولوٹولہ سٹریٹ کلکتہ
گواہ شد:۔ محمد صدیق بانی والد موصی کولوٹولہ سٹریٹ کلکتہ۔ گواہ شد:۔ زبیدہ بیگم والدہ موصی نمبر ۲ کولوٹولہ سٹریٹ کلکتہ۔

نمبر ۱۳۲۸۳:- مائکہ شریف احمد بانی ولد میاں صدیق صاحب قوم شیخ پیشہ تجارت عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۲ کولوٹولہ سٹریٹ ڈاکخانہ کلکتہ ضلع کلکتہ صوبہ مغربی بنگال بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸ اپریل ۱۹۶۱ء کو مندرجہ ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میں اپنے والد کے زیر سایہ ان کے ساتھ تجارت میں شریک ہوں۔ میری آمد تقریباً پانچ سو روپیہ ماہوار ہے۔ میں اس کے دسویں (۱/۱۰) حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں داخل کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں یا ماہوار آمد میں خدا کی مہربانی سے اضافہ ہو تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز قادیان کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائیداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائیداد بمد وصیت خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔

العبد:۔ شریف احمد۔ گواہ شد:۔ محمد صدیق بانی والد موصی نمبر ۲ کولوٹولہ سٹریٹ کلکتہ گواہ شد زبیدہ بیگم

لیڈر (بقیہ صلہ)

لئے جن کے دلوں پر پردے ہیں وہ قبول نہیں کرتے۔ میں جانتا ہوں کہ ضرور خدا میری تائید کرے گا۔ جیسا کہ وہ ہمیشہ اپنے رسولوں کی تائید کرتا رہا ہے۔ کوئی نہیں جو میرے مقابل پر ٹھہر سکے کیونکہ خدا کی تائید ان کے ساتھ نہیں۔ اور جس جس جگہ میں نے نبوت یا رسالت سے انکار کیا ہے صرف ان معنوں سے کیا ہے کہ میں مستقل طور پر کوئی شریعت لانے والا نہیں ہوں اور نہ میں مستقل طور پر نبی ہوں۔ مگر ان معنوں سے کہ میں نے اپنے رسول مقتدا سے باطنی فیوض حاصل کرکے اور اپنے لئے اس کا نام پاکر اس کے واسطہ سے خدا کی طرف سے علم غیب پایا ہے رسول اور نبی ہوں مگر بغیر کسی جدید شریعت کے اس طور کا نبی کہلانے سے میں نے کبھی انکار نہیں کیا۔ بلکہ انہی معنوں سے خدا نے مجھے نبی اور رسول کرکے پکارا ہے سو اب بھی میں ان معنوں سے نبی اور رسول ہونے سے انکار نہیں کرتا اور میرا یہ قول

"من نیستم رسول و نیاوردہ ام کتاب"

اس کے معنی صرف اس قدر ہیں کہ میں صاحب شریعت نہیں ہوں۔ ہاں یہ بات بھی ضرور یاد رکھنی چاہیئے اور ہرگز فراموش نہیں کرنی چاہیئے کہ میں باوجود نبی اور رسول کے لفظ سے پکارے جانے کے خدا کی طرف سے اطلاع دیا گیا ہوں کہ یہ تمام فیوض بلا واسطہ میرے پر نہیں ہیں بلکہ آسمان پر ایک پاک وجود ہے جس کا روحانی افاضہ میرے شامل حال ہے یعنی محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم۔ اس واسطہ کو ملحوظ رکھ کر اور اس میں ہوکر اور اس کے نام محمدؐ اور احمدؐ سے مسمّٰی ہوکر میں رسول بھی ہوں اور نبی بھی ہوں یعنی بھیجا گیا بھی اور خدا سے غیب کی خبریں پانیوالا بھی۔ اور اس طور سے خاتم النبیینؐ کی مہر محفوظ رہی کیونکہ میں نے انعکاسی اور ظلی طور پر محبت کے آئینہ کے ذریعہ سے وہی نام پایا۔ اگر کوئی شخص اس وحی الٰہی پر ناراض ہو کہ کیوں خدا تعالیٰ نے میرا نام نبی اور رسول رکھا ہے تو یہ اس کی حماقت ہے۔ کیونکہ میرے نبی اور رسول ہونے سے خدا کی مہر نہیں ٹوٹتی۔"

(ایک غلطی کا ازالہ صـ۸، ۹، ۱۰)

اس اقتباس سے واضح ہوتا ہے کہ (۱) آپ نے جہاں نبوت کا انکار کیا ہے وہ تشریعی والی نبوت کا انکار ہے جو بلا واسطہ ملتی ہے۔ مگر (۲) آپ غیر تشریعی نبی تھے جو سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کامل پیروی کے ذریعہ آپ کو عطا فرمائی گئی۔ (۳) آپ کو محدثیت کا نہیں بلکہ نبوت کا دعویٰ ہے (۴) محدثیت اور نبوت میں یہ فرق ہے کہ محدثیت میں غیب کی خبریں نہیں ہوتیں صرف مکالمہ و مخاطبہ کی حد تک نبوت کا حصہ ہوتا ہے جو کامل نبوت نہیں ہے اور نہ اللہ تعالیٰ نے اس کو نبوت کا نام دیا ہے۔ مگر آپ کو نبوت کے اس حصّہ سے بھی سرفراز فرمایا گیا ہے جو غیب کی خبروں سے تعلق رکھتا ہے۔ جہاں آپ نے محدثیت کا دعویٰ کیا ہے وہ اسی لحاظ سے کیا ہے کہ نبوت اور محدثیت میں کثرت مکالمہ و مخاطبہ میں اشتراک ہے مگر محدث غیبی امور کی خبروں کے لحاظ سے نبی سے مختلف ہوتا ہے ہر نبی محدث بھی ہوتا ہے مگر ہر محدث نبی نہیں ہوتا۔

جو دوست مختلف حوالے پیش کرکے کہتے ہیں کہ امتی نبی نہیں ہو سکتا اور نبی امتی نہیں ہو سکتا وہ یہ غور نہیں کرتے کہ ان حوالوں میں جو نبی کا لفظ استعمال ہوا وہ ان معنوں میں ہوا ہے جن معنوں میں آپ نے نبوت کا انکار کیا ہے۔ ہم یہاں ایک مثال لیتے ہیں۔ ازالہ اوہام صـ۵۶۹ (پہلا ایڈیشن) پر حضور نے فرمایا ہے۔

"صاحب نبوت تامہ ہرگز امتی نہیں ہو سکتا۔"

یہاں صاحب نبوت تامہ کے متعلق کہا گیا ہے کہ وہ امتی نہیں ہو سکتا۔

ظاہر ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نبوت تامہ سے انکار ہے۔ پورا حوالہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے:۔

"پھر صفحہ ۲۲۵ (۵۶۹) میں فرماتے ہیں کہ اس بات پر تمام سلف و خلف کا اتفاق ہو چکا ہے کہ عیسٰے جب نازل ہوگا تو امت محمدیہ میں داخل کیا جائے گا۔ اور فرماتے ہیں۔ قسطلانی نے بھی مواہب لدنیہ میں یہی لکھا ہے اور عجیب تر یہ کہ وہ امتی بھی ہوگا اور پھر نبی بھی۔ لیکن افسوس کہ مولوی صاحب مرحوم کو یہ سمجھ نہ آیا کہ صاحب نبوت تامہ ہرگز امتی نہیں ہو سکتا اور جو شخص کامل طور پر رسول اللہ کہلاتا ہے اس کا کامل طور پر دوسرے نبی کا مطیع اور امتی ہو جانا نصوص قرآنیہ اور حدیثیہ کے رو سے بکلّی ممتنع ہے اللہ جلّشانہٗ فرماتا ہے وما ارسلنا من رسول الا لیطاع باذن اللہ "یعنی ہر یک رسول مطاع اور امام بنانے کے لئے بھیجا جاتا ہے۔ اس غرض سے نہیں بھیجا جاتا کہ کسی دوسرے کا مطیع اور تابع ہو۔ ہاں محدث جو مرسلین میں سے ہے امتی بھی ہوتا ہے اور ناقص طور پر نبی بھی۔ امتی وہ اس وجہ سے کہ وہ بکلّی تابع شریعت رسول اللہ اور مشکوٰۃ رسالت سے فیض پانے والا ہوتا ہے اور نبی اس وجہ سے کہ خدا تعالیٰ نبیوں کا سا معاملہ اس سے کرتا ہے اور محدث کا وجود انبیاء اور امم میں بطور برزخ کے اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے۔ وہ اگرچہ کامل طور پر امتی ہے مگر ایک وجہ سے نبی بھی ہوتا ہے اور محدث کے لئے ضرور ہے کہ وہ کسی نبی کا مثیل ہو اور خدا تعالےٰ کے نزدیک وہی نام پاوے جو اس نبی کا نام ہے۔"

(ازالہ اوہام صـ۵۶۹ ایڈیشن اوّل)

اس حوالہ سے ثابت ہے کہ سیدنا حضرت مسیح علیہ السلام مسیح ناصری علیہ السلام کے متعلق جو بلا واسطہ نبی تھے ذکر فرما رہے ہیں کہ آنیوالے سے آپ بذاتہٖ مراد نہیں ہو سکتے کیونکہ ایسا نبی قرآن کریم کے رو سے امتی نہیں ہو سکتا۔ یہاں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے محدث کا لفظ استعمال کیا ہے۔ جو ایک پہلو سے امتی اور ایک پہلو سے نبی ہو سکتا ہے مگر ایک غلطی کے ازالہ میں آپ نے محدثیت اور اپنی نبوت کا فرق بھی واضح کر دیا ہے۔ جس کی تشریح اوپر گزر چکی ہے۔ خلاصۃً جس نبوت کا مسیح موعود علیہ السلام کو ادعا ہے وہ وہ غیر تشریعی نبوت ہے جو صرف سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی قوتِ قدسیہ سے حاصل ہو سکتی ہے اور جو کثرت مکالمہ و مخاطبہ میں محدثیت سے مشترک ہونے کے باوجود محدثیت سے اس لحاظ سے ممتاز ہے کہ اس میں نبوت کا امور غیب کے متعلق خبریں دینے کا جزو بھی شامل ہے مندرجہ ذیل چارٹ سے فرق واضح ہوتا ہے۔

نبوت تامہ = بلا واسطہ۔ امتی نہیں ہو سکتا۔
محدثیت = امتی + نبی (صرف کثرت مکالمہ و مخاطبہ)
امتی نبوت = امتی + نبی (کثرت مکالمہ و مخاطبہ + امور غیب کی خبریں دینا)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دعوےٰ امتی نبوت کا ہے۔ نہ نبوت تامہ کا اور نہ محدثیت کا۔ "ایک غلطی کے ازالہ" کی عبارت مندرجہ بالا کو پیش نظر رکھیں تو وہ تمام شکوک رفع ہو جاتے ہیں جو بعض دوست احمدیوں کے عقیدہ کے متعلق پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

تزکیہ نفس کا ذریعہ

(بقیہ صـ۵)

اور میں امید رکھتا ہوں کہ یہ میری دعائیں خدا تعالےٰ قبول کرے گا۔ اور مجھے دکھائے گا کہ اپنے پیچھے میں ایسے لوگ چھوڑتا ہوں۔ لیکن وہ لوگ جن کی آنکھیں زنا کرتی ہیں اور جن کے دل پاخانہ سے بدتر ہیں اور جن کو مرنا ہرگز یاد نہیں۔ میں اور میرا خاندان ان سے بیزار ہیں۔ میں بہت خوش ہوں گا اگر ایسے لوگ اس پیوند کو قطع کر لیں۔ کیونکہ خدا اس جماعت کو ایک ایسی قوم بنانا چاہتا ہے جس کے نمونہ سے لوگوں کو خدا یاد آوے اور جو تقوٰی اور طہارت کے اوّل درجہ پر قائم ہوں اور جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کر لیا ہو۔ لیکن وہ مفسد لوگ جو میرے ہاتھ کے نیچے ہاتھ رکھ کر اور یہ کہہ کر کہ ہم نے دین کو دنیا پر مقدم کیا۔ پھر وہ اپنے گھروں میں جاکر ایسے مفاسد میں مشغول ہو جاتے ہیں کہ صرف دنیا ہی ان کے دلوں میں ہوتی ہے نہ ان کی نظر پاک ہے نہ ان کا دل پاک ہے اور نہ ان کے ہاتھوں سے کوئی نیکی ہوتی ہے اور نہ ان کے پیر کسی نیک کام کے لئے حرکت کرتے ہیں اور وہ اس چوہے کی طرح ہیں جو تاریکی میں ہی پرورش پاتا ہے اور اسی میں رہتا ہے اور اسی میں مرتا ہے وہ آسمان پر ہمارے سلسلہ میں سے کاٹے گئے ہیں۔ وہ عبث کہتے ہیں کہ ہم اس جماعت میں شامل ہیں۔ کیونکہ آسمان پر وہ داخل نہیں سمجھے جاتے۔"

(تبلیغ رسالت صـ۶۱)

سیرۃ نبوی کی اہمیت اور موجودہ زمانہ کے تقاضے

(بقیہ صـ۴)

بطور نمونہ دئے گئے ہیں ورنہ حق یہ ہے کہ آپ کی (اسّی کے قریب) پُر معارف تصانیف سب کی سب نہایت اچھوتے رنگ میں رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کے عدیم النظیر مناقب و فضائل کے بابرکت تذکروں سے بھری پڑی ہیں۔

مندرجہ بالا اقتباسات تو رسول پاکؐ کے بعض فضائل و محاسن کی طرف محض اشارہ کی حیثیت رکھتے ہیں لیکن ان اشاروں کی روشنی میں بھی سیرۃ نبوی کے کئی بیش قیمت وسیع اور اچھوتے مضامین بیان کئے جا سکتے ہیں جنہیں اس زمانہ میں پیش کرنے کی خاص طور پر ضرورت ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام عشق رسولؐ کے ایک بہت بلند مقام پر فائز تھے یہی وجہ ہے کہ اس زمانہ میں آپ ہی فضائل و مناقب رسول کو صحیح معنوں میں ــــ واضح کر سکتے تھے۔ آپ کی تحریروں کا لفظ لفظ عشق رسولؐ میں ڈوبا ہوا ہے اور اثر و جذب کی ایک ایسی کیفیت اپنے اندر رکھتا ہے کہ اگر ہم اپنی فکری اور ذہنی صلاحیتوں کے چراغ کو اس سے روشن کریں تو خود ہمارے اندر بھی عشق رسولؐ کی وہ چنگاری بھڑک سکتی ہے جس کے بغیر نہ ہم صحیح معنوں میں مقام رسول کو سمجھ سکتے ہیں اور نہ اسوۂ رسول پر گامزن ہونے کی توفیق پا سکتے ہیں +

ولادتِ باسعادت

اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۱۲ر اور ۱۳ر ستمبر ۶۱ء کی درمیانی شب منظور علی صاحب ریڈیو انجینئر ریڈیو پاکستان حیدرآباد سندھ ابن مکرم مولوی حامد علی صاحب بہ پورہ بھاگلپور کو فرزند عطا فرمایا ہے نومولود مکرم میجر محمد اسمٰعیل صاحب ایم اے دارالصدر غربی ربوہ کا نواسہ ہے بزرگانِ سلسلہ اور احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا کرے نیک صالح خادم دین اور بلند اقبال بنائے اور وہ والدین اور خاندان کے لئے قرۃ العین ثابت ہو۔ آمین +